اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جلد ۲۹ | ۱۳ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۸۳

جماعت احمدیہ کی اکیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور سب کمیٹیوں کا تقرر

قادیان ۱۱ شہادت ۱۳۲۰ ہش آج نماز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک جاندار کو اپنے بچاؤ کے لئے سامان مہیا کئے ہیں مگر انسان کو نہیں۔ کیونکہ اس کو خدا تعالیٰ نے عقل دے دی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ تیر و تفنگ۔ تلوار۔ بندوق اور توپیں وغیرہ بنا کر اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان ان ہتھیاروں سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ یا کسی کے پاس ایسا جتھہ یا ایسے ہتھیار ہوتے ہیں۔ کہ دوسرا اس کا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ مگر ہماری جماعت تو ایسی ہے۔ کہ نہ اس کے پاس ایسا جتھہ ہے اور نہ ہی ایسے ہتھیار ہیں۔ کہ وہ اپنی حفاظت کر سکے۔ ہمارے پاس تو صرف ایک ہی ہتھیار ہے۔ اور وہ دعا کا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان پس کیا بدقسمت ہے وہ انسان جس کے پاس ایک ہی ہتھیار ہو۔ اور وہ اس سے بھی غفلت کر کے اپنی حفاظت کا سامان نہ کرے۔

پھر حضور نے موجودہ جنگ کی ہولناک تباہیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا کو ان آفات و مصائب کے شدید نتائج سے جو جنگ کی صورت میں نازل ہو رہی ہیں۔ بچائے۔ خصوصاً اسلام اور احمدیت کو محفوظ رکھے۔

خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر تین بجکر ۳۵ منٹ پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں تلاوت قرآن کریم کے بعد جو حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے نے کی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کا افتتاح کرنے سے قبل احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:-

چونکہ اب مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے حسب سابق اجلاس شروع ہونے سے پہلے میں دعا کروں گا۔ سب دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ جیسا کہ میں ابھی خطبہ جمعہ میں بیان کر چکا ہوں۔ ایک کمزور اور بے سروسامان انسان کا سامان اور اس کی طاقت صرف دعا ہی ہے۔ بچہ جو نہ دوڑ سکتا ہے۔ نہ مار سکتا ہے اور نہ اپنا بچاؤ کر سکتا ہے۔ وہ اپنی حفاظت کی صرف ایک ہی صورت جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ دوڑ کر اپنی ماں کی گود میں چھپ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو اپنی ماں پر یقین ہوتا ہے۔ مائیں خود اپنی ذات میں ایک کمزور چیز ہیں۔ خصوصاً ہمارے ملک کی عورتیں تو نہ لڑنا جانتی ہیں۔ اور نہ ہی بھاگنا جانتی ہیں۔ انہیں اگر کچھ آتا ہے۔ تو کوسنا آتا ہے مگر کوسنے سے دنیا میں کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ حفاظت کے ذرائع اختیار کرنے سے ہوتا ہے۔ اور انسانی حفاظت کے جو ذرائع ہیں۔ یا جو ذرائع دشمن کے مقابلہ میں اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ ان سے ہماری عورتیں طبعی طور پر بھی اور تربیتی طور پر بھی محروم ہوتی ہیں مگر باوجود اس کے بچہ ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اپنی ماں کی گود میں پناہ لیتا ہے۔ کیونکہ اسے اپنی ماں پر یقین ہوتا ہے۔ کسی دلیل کی بنا پر نہیں۔ کسی برہان کی بنا پر نہیں۔ کسی مشاہدہ کی بنا پر نہیں۔ بلکہ محض اس لئے کہ وہ اس کی ماں ہے۔ مگر وہ ذات جس کی گود میں ہمیں چھپنے اور پناہ لینے کے لئے کہا گیا ہے۔ وہ نہ صرف ہمارے باپ اور ہماری ماں سے بہت زیادہ ہمارے قریب ہے۔ بلکہ دلیل اور برہان اور مشاہدہ اس کی طاقت اور قوت پر گواہ ہے۔ اگر ایک نادان بچہ اپنے یقین اور وثوق کا یہ نمونہ دکھا سکتا ہے۔ کہ ہر خطرہ اور مصیبت کے وقت وہ اپنی ماں پر اعتبار کو ترک نہیں کرتا۔ تو کیا بدقسمت ہے وہ مومن کہلانے والا انسان جو خطرہ اور مصیبت کے وقت اپنے خدا کی گود میں نہیں جاتا۔ حالانکہ بچہ کو اس کی ماں کی گود میں جو امان مل سکتی ہے اس سے کہیں۔ کہیں اور کہیں زیادہ مومن کو خدا تعالیٰ کی گود میں امان ملتی ہے۔ پھر نہ معلوم کیوں وہ اس میں کوتاہی کرتا ہے۔ کیوں اس کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے۔ اور کیوں اس کے ایمان میں تزلزل پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ اور انسانی ایمان میں خطرات کے آنے پر تزلزل پیدا نہ ہو۔ تو خدا کی گود میں آئے ہوئے انسان کو کوئی شخص برباد نہیں کر سکتا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱؍ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار، پیچش اور کان کے درد کی تکلیف ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ؛

عشاء کے وقت دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مختلف جماعتوں کے نمائندگان سے تبلیغ سے متعلقہ امور پر تبادلہ خیالات کر کے مشورے حاصل کئے

اعلان تعطیل :۔ مجلس مشاورت میں مصروفیت کی وجہ سے ۱۵؍ اپریل کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

پس خدا ہی ہے جو ہر قسم کے خطرات کو دور کر کے کامیابی عطا کرتا ہے۔ اور اس کی گود ہی ہے جہاں مومن کو پناہ ملتی ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے ایک عظیم الشان کام ہے بڑے بڑے خطرات ہیں جو اس کی راہ میں حائل ہیں۔ اور بہت بڑی روکاوٹیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔ ہماری منزل بہت بعید ہے۔ اور ہماری کوششوں کی رفتار کچھ زیادہ تیز نہیں۔ پھر ہمارے راستہ میں اتنے خطرات اور اتنی عظیم الشان مشکلات ہیں۔ کہ کوئی انسانی طاقت ان کو حل نہیں کر سکتی اور کوئی انسانی قدم خود بخود ان مقاصد کی بلندی تک نہیں پہونچ سکتا۔ سوائے اس کے کہ قادر مطلق اور رحیم و کریم خدا ہمیں اپنی گود میں اٹھا کر منزل مقصود تک پہونچا دے۔ اور ہماری مشکلات کو خود اپنے فضل سے دور فرما دے۔ پس آؤ ہم سچے دل اور خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا کریں۔ کہ وہ ہماری کمزوریوں پر رحم اور ہماری کوتاہیوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے ہمیں صحیح تدبیریں سجھائے۔ اور کامیابی کے لئے صحیح سامان عطا فرمائے۔ تا کہ ہماری کمزوریاں ہمارے مقاصد کے پورا ہونے میں روک نہ ہوں۔ اور اس کے فضل ہماری امیدوں سے بڑھ کر ہمارے مقاصد کو پورا کر دیں۔ تا دنیا کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ جو مردوں کو زندہ کرنے اور کمزوروں کو طاقت عطا کرنے والا ہے۔

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

پھر تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے افتتاحی تقریر کی جس میں فرمایا:

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس سال نمائندگان کے انتخاب میں ایک خاص انتظام جاری کیا گیا ہے۔ یعنی جماعتوں کو اس طرح کلی آزادی حاصل نہیں رہی۔ کہ وہ اپنی جماعتوں میں سے جتنے نمائندے چاہیں بھجوا دیں۔ بلکہ حد بندی کر دی گئی ہے۔ اور جوں جوں ہماری جماعت ترقی کرتی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پابندشائد اور بھی بڑھانی پڑیں گی۔ بلکہ شائد کیا یقیناً ایسا وقت آئے گا جب بجائے جماعتوں کے مختلف اضلاع بلکہ صوبوں سے نمائندے منتخب کرنے پڑینگے کیونکہ کوئی مجلس شوریٰ ایسی وسیع نہیں ہو سکتی۔ کہ ہزاروں لاکھوں آدمی اس میں بلائے جا سکیں۔ جب خدا ہماری جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دیگا۔ تو اس وقت ضلعوں اور صوبوں بلکہ مختلف ملکوں کے نمائندے ہی لئے جائیں گے۔ ہر جماعت سے نمائندہ نہیں لیا جا سکیگا۔ پس اس پر جماعتوں کو برا نہیں منانا چاہیئے یہ ایک مجبوری ہے اور یہ مجبوری اب بڑھتی ہی جائے گی۔ لیکن جب تک چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو اپنے نمائندے بھیجنے کا ابھی حق حاصل ہے۔ اس وقت تک انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اس حق سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مجلس شوریٰ کے موقعہ پر اپنے نمائندے ضرور بھیجا کریں مگر میں دیکھتا ہوں۔ جہاں ایک حصہ مخلصین کا ایسا ہے جس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کے نمائندے قابل ہوں۔ وہاں بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے نمائندے مجبوری کے نمائندے ہوتے ہیں یعنی ان کے دلوں میں مجلس شوریٰ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ وہ صرف یہ پوچھ لیتے ہیں۔ کہ کسی کا قادیان جانے کا ارادہ تو نہیں؟ اور جب کوئی شخص کہہ دے کہ میرا ارادہ قادیان جانے کا ہے کیونکہ وہاں میں اپنا مکان بنانا چاہتا ہوں۔ تو اسی کو اپنا نمائندہ بنا دیتے ہیں یا مثلاً کسی نے کہا کہ میں لاہور اور امرتسر اپنے کسی تجارتی کام کے سلسلہ میں جا رہا ہوں۔ تو اسے ہی کہہ دیتے ہیں کہ مہربانی کر کے قادیان سے بھی ہوتے آنا اور وہاں مجلس شوریٰ میں ہمارا نمائندہ بن جانا۔ بلکہ بعض نے تو نمائندگی کو ایسا ہی کام سمجھ لیا ہے۔ جیسے مشہور ہے کہ کسی بنیئے نے سردی کے دنوں میں دوسرے کے نہانے کو اپنا نہانا فرض کر لیا تھا وہ بھی بجائے اس کے کہ اپنی جماعت میں سے کسی کو نمائندہ بنا کر بھیجیں۔ قادیان کے افراد کو ہی اپنا نمائندہ سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان جماعتوں کے اندر ابھی تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا۔ کہ یہ مجلس شوریٰ کتنی اہم ہے۔ اور دنیا کی آئندہ ترقی کا انحصار اس پر کس حد تک ہے۔ شروع شروع میں چونکہ جماعت کے لوگوں کو اس کی اہمیت کا علم نہیں تھا۔ اس لئے کئی سال تک تو یہی خیال کیا جاتا تھا۔ کہ ہمارے مشورہ دینے کا کیا فائدہ ہے۔ فیصلہ تو انہوں نے وہی کرنا ہے۔ جو ان کا جی چاہے گا۔ ہمارے ہاں چونکہ آخری فیصلہ خلیفہ کا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خیال کرتے تھے۔ کہ ہمارا کچھ کہنا یا نہ کہنا برابر ہے۔ جب انہوں نے ہی فیصلہ کرنا ہے۔ تو وہ جو جی چاہے فیصلہ کر لیں مگر آہستہ آہستہ اب اس خیال کا زور ٹوٹ گیا ہے، گو کسی قدر اب بھی پایا جاتا ہے۔ پہلے بالعموم یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ جو فیصلہ کرنا ہے۔ انہوں نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے ہمارے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اب ہمارے دوست اس بات کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ خلیفۂ وقت کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا ہے۔ پھر بھی مجلس شوریٰ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اسی طرح اور کئی نقائص ہیں جو آہستہ آہستہ دور ہو چکے ہیں۔ گو اب بھی بعض دفعہ دوستوں کو یہ دورہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بلاوجہ بحث کو لمبا کر دیتے ہیں۔ مگر جو دوست ہر سال اس مجلس میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ اب اس نقص میں بھی کمی ہے۔ اور زیادہ تر دوست اسی وقت بولتے ہیں۔ جب ان کا بولنا مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اب دوستوں کی رائے زیادہ صائب ہوتی ہے۔ اور زیادہ غور اور زیادہ فکر سے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ اسی طرح جو دوست بولنا چاہتے ہیں۔ وہ محل اور موقعہ کے مناسب حال بولتے ہیں۔ غرض میں دیکھتا ہوں۔ کہ مجلس شوریٰ کے کاموں میں برابر ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ اور دوستوں پر اس کی اہمیت زیادہ سے زیادہ روشن ہو رہی ہے۔ اسی طرح سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کا طریق بھی انہیں معلوم ہو رہا ہے غلطیاں اب بھی ہوتی ہیں۔ مگر بہت کم اور یہ غلطیاں بھی بعض لوگ تو اپنی طبیعت کی افتاد کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اور بعض سے غلطیاں اس وجہ سے ہوتی ہیں۔ کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ چونکہ جماعت میں نئے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اور وہ ہمارے دستور اور طریق سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

پھر حضور نے سب کمیٹیوں کے ممبروں کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ جیسا کہ نمائندگان

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم اول)

گذشتہ مجلس مشاورت کی رپورٹ چھپ گئی۔ گذشتہ سال کی مجلس مشاورت کی رپورٹ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ گذشتہ سال کے نمائندگان آج (۱۲؍ اپریل) صبح ۷ بجے سے دس بجے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے حاصل کر لیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

انیسویں حدیث:۔ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

ترجمہ:۔ بعض بعض شعر بڑے پُرحکمت ہوتے ہیں۔ اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں

(۱)

عموماً دُنیا کے علم ادب میں نثر میں متانت اور سنجیدگی لیکن شعروں میں ہزل اور ٹھٹھول نثر میں صداقت لیکن اشعار میں کذب و مبالغہ نثر میں مفید اور ضروری علوم لیکن نظم میں بے کار اور فضول مضامین ہوتے ہیں۔ اس لئے ہماری شریعت نے شعرو اشعار کی مجلسوں شاعروں کی صحبتوں اور مشاعروں کے جمگھٹوں کو ناپسند کیا ہے اور وقت کے ضائع ہونے کی وجہ سے اُن کو کراہت کی نظر سے دیکھا ہے۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ بلکہ اکثریہ ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی شعر بھی مفید باتوں۔ متانت آمیز کلموں۔ اور مبالغہ سے خالی بیانوں سے پُر اور لبریز ہوتا ہے۔ اور ایک ایک شعر بلکہ ایک ایک مصرعہ وہ اثر رکھتا ہے۔ کہ دل کی ظلمتیں کافور اور تاریکی کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً

یعنی تمام اشعار بُرے اور تمام نظمیں فضول اور تمام موزون کلام یاوہ گوئی نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض بعض شعر تو سبحان اللہ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں خالص حکمت اور محض دانائی اور عین عقل و دانش کہا جائے۔ تو بے جا نہیں؂

(۲)

انسان اور باقی حیوانات میں جہاں اور بہت سے فرق ہیں۔ وہاں انسان کا ناطق ہونا بھی اُسے اور جانداروں سے ممتاز و ممیز کرتا ہے۔ یعنی انسان تو گفتگو کرسکتا ہے۔ اور اپنے ما فی الضمیر کو دوسرے انسانوں پر مختلف الفاظ میں ادا کرسکتا ہے۔ لیکن حیوانات میں یہ وصف نہیں۔ اور وہ قوتِ بیانیہ سے یکسر محروم ہیں اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ کہ:۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝

یعنی انسان کو خدا نے قوت بیانیہ عطا فرمائی ہے۔ اور یہ انسان کا خاصہ ہے اور اس کے سوا تمام حیوانات اس شرف سے کلیتہً محروم ہیں۔ لیکن اس قوت میں بھی خدا نے مدارج رکھے ہیں۔ ایک انسان ایسا ژولیدہ بیان ہوتا ہے۔ کہ اس کی باتیں سُن کر سننے والے کی طبیعت سخت منغص ہوتی ہے۔ مگر ایک دوسرا شخص ایسا خوش بیان ہے۔ کہ اس کی تقریر میں بیٹھ کر پھر اُٹھنے کو دل نہیں چاہتا؂

غرض اسی طرح درجہ بدرجہ قوت بیانیہ انسانوں میں ودیعت کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ بعض بعض ایسے آتش بیان مقرر اور ایسے شیریں مقال خطیب دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ کہ سوئی قوموں کو جگا دیتے۔ اور مردہ قرنوں کو زندہ کر دیتے۔ اور سست اور جامد طبیعتوں میں ایسی برقی لہر دوڑا دیتے ہیں۔ کہ اُن کے بیان کو سچ مچ جادو کہنے اور اُن کی خطابت کو واقعہ میں سحر نام دینے پر انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہی مطلب اس حدیث کا ہے۔

وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

یعنی بعض بعض آتش بیان مقرر تو بس حد کر دیتے ہیں۔ کہ اُن کے بیان کو جادو کا نام ہی دینا پڑتا ہے۔

(۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ حضور علیہ السلام کبھی اس گھر اور کبھی اس گھر نمازیں ادا فرماتے تھے۔ آج زید کے ہاں دعوت ہے۔ وہاں ہی لوگ جمع ہوکر حضور کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور کل بکر کے ہاں تشریف رکھتے ہیں۔ تو وہیں مسلمان جمع ہوکر فریضہ نماز ادا کر لیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضور علیہ السلام نے ایک موزون اور وسیع قطعۂ زمین حاصل کیا۔ اور پھر ایک دن اکیلے ہی مٹی ڈھو کر کام کرنے لگے۔ کہ ایک انصاری شاعر کی نظر پڑ گئی۔ اس نے فوراً ایک شعر بنایا۔ اور شور مچانا شروع کیا۔ اور گلیوں میں بڑے زور سے یہ شعر پڑھنے لگا۔ ؂

لَئِنْ قَعَدْنَا وَالنَّبِیُّ یَعْمَلُ
لَذَاکَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلَّلُ

یعنی ہم بیٹھے رہیں۔ اور خدا کا نبی کام کرتا رہے۔ یقیناً یہ تو اگلی پچھلی تمام نیکیاں حبط کر دینے والی بات ہوگی۔ یہ سنتے ہی مدینہ میں ایک سرے سے دوسرے تک آگ لگ گئی۔ اور لوگ دوڑ دوڑ کر جمع ہونے لگے۔ اور مسجد نبوی تعمیر ہوگئی۔ اور دُنیا پر ثابت ہوگیا۔ کہ

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً

یعنی شعر اور موزون کلام ہر حالت میں بُرے نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض بعض وقت تو یہ ایسے صحیح اور ایسے درست اور ایسے مناسب ہوتے ہیں۔ کہ انہیں عقل کُل اور مجسم دانائی اور ہمہ تن حکمت کہا جائے۔ تو یقیناً صحیح ہوگا؂

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَسّی کے قریب کتابیں نثر میں لکھی ہیں اور عربی۔ فارسی اور اُردو میں شعر بھی کہے ہیں۔ جو یقیناً آپ کی نثر کے مقابلہ میں ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ لیکن مخالفوں کو اس پر بھی اعتراض ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی ہو کر شعر کیوں کہے؟ اسی لئے حضور نے فرمایا ؂

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

پس کبھی کبھی نثر کو چھوڑ کر شعر بھی کہنے پڑتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کلام غیر موزون کو ترک کرکے کلام موزون کو بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ:۔

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً

یعنی ہر قسم کے شعر بُرے نہیں ہوتے کیونکہ بعض بعض شعر تو نہایت دانائی اور عقل اور حکمت پر مشتمل ہوتے ہیں؂

(۵)

ایک دفعہ لاہور میں مذاہب عالم کی ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی۔ اور تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی طرف سے اس کی خوبیاں بیان کیں۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ایک نمائندہ تھے۔ حضور علیہ السلام کا مضمون اس جلسہ میں پڑھا گیا۔ اس کے حالات اور رپورٹیں پڑھو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی سچ فرمایا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

یعنی بعض بعض لیکچر اور خطبے اور تقریریں تو جادو۔ بلکہ جادو سے بڑھ کر ہوتی ہیں اور سننے والوں کو مسحور کر دیتی ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا؟ جبکہ عالم الغیب والشہادۃ نے جلسہ سے قبل فرما دیا تھا کہ یہ مضمون سب مضمونوں پر غالب آئے گا؂

ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے لئے ایک ایسی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ استانی کی ضرورت ہے۔ جو ہائی کلاسز کو ریاضی پڑھا سکے۔ نیز دو جے۔ اے۔ وی استانیوں کی بھی ضرورت ہے۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں ضروری کوائف کے ساتھ میرے پاس جلد بھجوا دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

مسلمانوں کے شاندار علمی و ادبی کارناموں پر ایک نظر

(۲)

گذشتہ مضمون میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ موجودہ مغربی تہذیب و تمدن میں جو بھی خوبیاں نظر آتی ہیں۔ ان کے لئے یورپ اسلام کا ممنون احسان ہے اب یورپین مؤرخین کے زبان قلم سے ہی بتایا جائے گا۔ کہ علوم و فنون کی ترویج و اشاعت میں مسلمانوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

کتابوں کے تراجم

مختلف قدیم و جدید کتابوں کو اپنی زبان میں منتقل کرنا نہ صرف تاریخی لحاظ سے ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔ بلکہ اس کے بغیر علوم و فنون کی جستجو بھی ہمیشہ ادھوری اور تشنۂ تکمیل رہتی ہے مسلمانوں نے اپنے زمانہ عروج میں علوم و فنون کے اس نہائت ضروری شعبہ کی طرف بھی پوری پوری توجہ کی۔ چنانچہ موسیو گسٹاؤلی بان لکھتا ہے۔

"صرف عربوں کی بدولت تصانیف قدیمہ ہم تک پہونچی ہیں۔ دنیا کو ہمیشہ ان کا ممنون احسان رہنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اس ذخیرہ بے بہا کو تلف ہونے سے بچالیا۔" (تمدن عرب صفحہ ۵۱۵)

ایک اور مورخ جان کلارک رڈپاتھ کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں۔

"علوم کی تخم افشانی اسلام کے اسکالروں نے کی۔ اور اس طرح ہلال نے صلیب کو اصول فنی و علمی کا درس دیا۔" (انسائیکلو پیڈیا آف یونی ورسل ہسٹری جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

یونانی علم و فضل اسلام سے قبل قطعی فراموش ہوچکا تھا۔ وہ یقیناً کبھی کا مٹ چکا ہوتا۔ اگر اسلام اسے مہذب دنیا سے آشنا نہ کراتا۔ چنانچہ خود اہل یورپ کو اعتراف ہے۔ کہ

"اہل عرب کے اس اثر کی جو موجودہ دور تمدن کے تمام شعبہ جات پر پڑا سب سے واضح اور نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ انہوں نے یورپ میں قدیم مصنفین یونان کا علم پہونچایا۔ جس کی زبان تصنیفات اور نام تک قطعی فراموش ہوچکے تھے۔ نہائت جرأت کے ساتھ اس امر کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ان کثیر التعداد تراجم اور ان کثیر التعداد شرحوں نے جو اہل عرب نے قدیم اہل یونان کی تمام کتابوں پر لکھیں۔ زمانہ حال کے لوگوں کو قدیم علوم و فنون سے آشنا کرایا"

(ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۶)

"فلسفہ ارسطو سب سے پہلے ان مسلمانوں کی بدولت یورپ میں پہنچا جنہوں نے سپین کو فتح کیا۔"

(ہسٹری آف ماڈرن فلاسفی صفحہ ۳)

منطق استقراء

یہ منطق کی ایک ضروری اہم اصطلاح ہے۔ تجربے اور مشاہدہ کو اساتذہ کے اقوال کے مقابل "علمی تحقیقات" قرار دینے کو طریقۂ استقراء کہتے ہیں۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ اس کی ایجاد کا سہرا لارڈ بیکن کے سر ہے۔ لیکن تازہ تحقیق اس خیال کی تردید کرتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ڈریپر لکھتا ہے۔

"طریقۂ استقراء کو بیکن کی طرف منسوب کرنا گویا تاریخ کو فراموش کرنا ہے۔"

(کانفلکٹ بٹوین ریلیجن اینڈ سائنس صفحہ ۲۳۳)

ڈاکٹر لیبان لکھتا ہے۔

"اس مسئلہ کی ایجاد کو عموماً بیکن کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن اب ہمیں تسلیم کرلینا چاہیئے۔ کہ اس کے موجد عرب تھے۔ کل محققین یورپ علی الخصوص ہمبولڈ جرمن سیاح جنہوں نے عربی تصنیفات کو خوب دیکھا ہے۔ اب اس امر کے قائل ہوچکے ہیں۔"

(تمدن عرب صفحہ ۴۰۰)

غرض فلسفہ اور منطق کے لئے ایک لمبے عرصہ تک یورپ مسلمانوں ہی کے خرمن علم کا خوشہ چیں رہا ہے۔ ڈاکٹر نوفل کو بھی تسلیم ہے۔ کہ

"جس طرح اہل فرنگ نے اکثر علوم عربی زبان سے لئے۔ اسی طرح علم منطق بھی انہوں نے عربوں ہی سے حاصل کیا"

(زبدۃ المعارف صفحہ ۱۹)

نظریۂ ارتقاء

یہ نظریہ نسل انسانی کی ابتداء کا سراغ لگانے کے لئے وضع کیا گیا ہے اس کے ماتحت کہا جاتا ہے۔ کہ انسان پہلے جماد تھا۔ پھر نبات ہوا پھر بتدریج ترقی کرتے کرتے حیوان کی شکل میں آیا۔ جس کی ہیئت اولین بندر کی تھی۔ یہ مسئلہ چارلس ڈارون کی اولیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسلام اس نظریہ کو موجودہ شکل میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ لیکن اس کے بنیادی اصل سے وہ متفق ہے۔ یعنی انسان بتدریج ترقی کرتے ہوئے موجودہ حالت تک پہونچا ہے۔ چنانچہ ڈارون کی تھیوری سے بہت پہلے اسلامی نظریہ ارتقاء سے دنیا روشناس ہوچکی تھی۔ ڈاکٹر ڈریپر لکھتا ہے۔

"بعض دفعہ تعجب ہوتا ہے۔ جب ہماری نظر ایسے خیالات پر پڑتی ہے۔ جس کی نسبت ہم ازراہ فخر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان خیالات کے موجد ہونے کا شرف ہمیں کو حاصل ہے۔ مثال کے طور پر نظریہ ارتقا کو لیجئے جس کو ہم اپنے زمانہ کا اکتشاف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس مسئلہ کی تعلیم اس سے بہت پہلے مسلمانوں کے مدارس میں دی جاتی تھی۔" (کانفلکٹ بٹوین ریلیجن اینڈ سائنس صفحہ ۱۱۸)

تاریخ

فن تاریخ کی تدریجی ترقی پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ اس فن کی طرف مسلمانوں سے زیادہ اور کسی قوم نے اعتنا نہیں کی انہوں نے اس فن کو اس درجہ نوازا۔ کہ ان کی طرز تاریخ نویسی پر آج تک کسی قسم کا اضافہ کرنے کی گنجائش نظر نہیں آئی۔ فلسفہ تاریخ کے اصول کو جس طرح اسلامی مشہور مؤرخوں نے سمجھا۔ وہ کئی صدیوں کے بعد آج یورپ کی سمجھ میں آئے ہیں۔ طبری۔ مسعودی۔ بیرونی اور ابن خلدون وغیرہ اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ ایک مشہور متعصب مصنف پروفیسر گولیتھ کو بھی جس نے اسلامی تاریخ پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں۔ آخر تسلیم کرنا پڑا۔ کہ

"تاریخ پر تنقید کرنا جسے جرمن زبان میں تنقید اسناد کہتے ہیں بلاشبہ ایک اسلامی ایجاد ہے۔"

(محمڈن ازم صفحہ ۲۴۸)

تاریخی فقرات میں ہر فقرہ کے نیچے ماخذ کا حوالہ دینا جو فٹ نوٹ میں دیا جاتا ہے۔ دراصل اسلامی طرز ہے جسے یورپ نے اختیار کیا۔

جغرافیہ

موسیو لیبان مسلمانوں کے متعلق رقمطراز ہے۔ "انہوں نے فن جغرافیہ کو بہت ترقی دی۔ موسیو ڈی دی سینٹ مارٹن کے واقف کار جغرافیہ دانوں کا عربوں کی تحقیقات سے قطع نظر کرنا بجز اس کے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اسلام کے خلاف اس وقت تک یورپ میں نہائت شدید موروثی تعصب پایا جاتا ہے۔ تحقیقات علمی کے لحاظ سے عربوں نے وہ درست ہیئت کے حسابات کئے۔ جن پر نقشوں کی بنا رکھی گئی۔ انہوں نے یونانیوں کی فاحش غلطیوں کی اصلاح کی۔ سیاحت کے لحاظ سے انہوں نے ایسے سفرنامے شائع کئے۔ جن سے دنیا کے ان ممالک کے حالات جو پہلے معلوم نہ تھے۔ اور جہاں اہل یورپ کا گذر تک نہ تھا ظاہر ہوئے تصنیفات جغرافی کے لحاظ سے انہوں نے وہ کتابیں لکھیں جو سابق تصنیفات کی جگہ قائم ہوگئیں۔ اور جن کی تقلید یورپ کو بھی کرنی پڑی۔" (تمدن عرب صفحہ ۴۲۲)

علم جغرافیہ میں مسلمانوں کی تحقیقات کا اندازہ ان کے ان سفرناموں سے بھی بخوبی ہوسکتا ہے۔ جو انہوں نے دور دراز ممالک کی سیاحت اور ذاتی مشاہدات سے کئے

عجیب وغریب جغرافیائی معلومات کے علاوہ یہ سفرنامے علم الآثار کے بھی بیش بہا ذخیرۂ معلومات ہیں۔ مارلیبخ لکھتا ہے:۔ "ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کے دو مشہور سیاحوں ابن جبیر اور ابن بطوطہ کے سفرنامے ہمارے پاس موجود ہیں۔ آخرالذکر کا سفرنامہ آثارِ قدیمہ کے معلومات کی ایک کان ہے۔"

(محمڈنزم صفحہ ۲۴۳)

علم ہیئت اور نجوم

طامس بکل لکھتا ہے:۔ "علوم کی کوئی شاخ جسے اہل عرب نے سائنس کے رتبہ پر پہونچا دیا ہے تو وہ نجوم ہے۔ جس میں آٹھویں صدی کے وسط میں خلفاء کے زیر سرپرستی انہوں نے بہت کچھ کمال پیدا کر لیا تھا۔" (ہسٹری آف دی سویلزیشن آف یورپ جلد اول ص ۴۷)

اس فن میں مسلمانوں کے اہم اکتشافات کا دائرہ عمل بہت وسیع ہے۔ جن میں سے بطور نمونہ ازخروارے ڈاکٹر ڈریپر کی زبانی سن لیجئے:۔

"انہوں نے ان تمام ستاروں کی فہرست تیار کی۔ جو اُس حصۂ آسمان پر نظر آئے جو ان کے مقابل تھا۔ بڑے بڑے ستاروں کے نام رکھے۔ جو آج تک تبدیل نہیں ہوئے۔ انہوں نے یہ اصول دریافت کیا کہ شعاع نور ہوا میں بشکل قوس گذرتی ہے۔ چاند اور سورج کے افق پر نظر آنے کی توجیہ کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ اجرام قبل از طلوع اور بعد از غروب کیوں دکھائی دیتے ہیں۔ شفق کی اصلیت اور ستاروں کے جھلملانے کی صحیح وجہ دریافت کی۔ یورپ میں جو پہلی رصدگاہ قائم ہوئی۔ وہ مسلمانوں کی ہی بنائی ہوئی تھی۔ اجرام فلکی کی نقل وحرکت کے متعلق ان کی تحقیقات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ زمانہ حال کے سب سے قابل ماہران فن ریاضیات نے ان کے رصدی نتائج سے بہت کچھ استفادہ حاصل کیا ہے۔" (کانفلکٹ ص ۱۵۹-۱۵۸)

پروفیسر بلی اپنی کتاب تاریخ علم الہیئت میں لکھتا ہے:۔ "یورپ میں قرون وسطےٰ میں احیاء علوم کی طرف جو پہلا قدم بڑھایا گیا۔ وہ الفرغانی کی کتاب مبادیات علم نجوم کا ترجمہ تھا۔"

کشش ثقل کے متعلق ایک حوالہ ملاحظہ ہو:۔ "محمد بن موسےٰ الخوارزمی نے جو کچھ "حرکت اجرام سماوی" اور "قوت کشش" کے موضوع پر لکھا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ کشش ثقل کے قانونِ عظیم سے بہت پیشتر واقف تھا۔"

(ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۶)

علم المناظر

اس فن میں جو تحقیقات ہوئیں وہ تمام تر علمائے اسلام کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ اس کے موجد ہونے کا فخر اہل یونان کو حاصل ہے۔ لیکن جس صورت میں یہ فن انہوں نے وضع کیا تھا۔ وہ بالکل سطحی اور معمولی تھا۔ ڈاکٹر لیبان نے اہل عرب کے علوم وفنون کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی ایجادات واختراعات کی ایک فہرست دی ہے۔ اور ان میں سے سب سے اعلےٰ درجہ کی ایجاد یہ بتلائی ہے۔ کہ انہوں نے علم المناظر میں اعلےٰ درجہ کی معلومات حاصل کیں۔ اور اس کے لئے باریک آلات جر ثقل ایجاد کئے۔ ہیئت اور نجوم کے مشہور ومعروف عالم الحسن کی کتاب "المناظر" پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"بہت ہی عجیب وغریب الحسن کی کتاب المناظر ہے۔ جس کا ترجمہ لاطینی۔ اور اطالوی زبان میں ہوا تھا۔ اور جس سے کیپلر نے اپنی کتاب مناظر میں بہت کچھ کام لیا .... موسیو ساشل جن سے بہتر اس امر میں رائے دینے والا کوئی شخص نہیں۔ الحسن کی کتاب کو یورپ کی کل معلومات علم المناظر کا مآخذ خیال کرتے ہیں۔"

(تمدن عرب ص ۴۳۲)

خاکسار۔ خورشید احمد
سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

ہندوستان کے مختلف مقامات میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاندار جلسے

جموں

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ اتوار کی شب کو جلسہ سیرۃ النبیؐ کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اس سے دو روز قبل غیر احمدیوں کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں جو باتیں ہمارے خلاف کہی گئی تھیں۔ ان کا ازالہ کرنیکے بعد جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر تقریر کی گئی۔

سکندرآباد اور حیدرآباد

سکندرآباد ۹ اپریل گذشتہ چودہ سالہ روایات کے مطابق اب کے بھی ہندوستان وبیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ نے سیرت النبیؐ کے جلسوں کا اہتمام کیا۔ اس کے مطابق ۶ اپریل کو جمشید ہال سکندرآباد میں بصدارت خلیفہ عبدالحق صاحب ایم۔ اے پروفیسر فلاسفی عثمانیہ یونیورسٹی جلسہ ہوا۔ صاحب صدر مسٹر محمد حسن ڈی بی۔ ایس مسٹر چاری ایڈیٹر دکن کرانیکل۔ مسٹر نرائن راؤ ایڈیٹر ریلوے میگزین۔ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دئیے اسی طرح حیدرآباد احمدیہ جوبلی ہال میں بھی جلسہ کیا گیا۔ سری پٹرو صاحب بی۔ اے ایڈوکیٹ صدر تھے۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر اور بعض دیگر احباب نے تقریریں کیں۔ عورتوں کا الگ جلسہ ہوا۔ سب جلسے خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے کامیاب ہوئے۔

لاہور

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں زیر صدارت جناب سید محی الدین صاحب لال بادشاہ ایم۔ ایل۔ اے پیر آف مکھڈ منعقد ہوا (۱) مسٹر شمشیر بہادر صاحب بار ایٹ لاء نے تقریر کرتے ہوئے منتظمین جلسہ کو اس تحریک پر مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ آپس کے جھگڑوں کو مٹانے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مساوات کا سبق دیا ہے۔ اور انسانی تفوق کا معیار مال ودولت نہیں بلکہ اخلاق کو قرار دیا۔ آپ نے خیرات وزکوٰۃ کا سلسلہ شروع کرکے غرباء کی پرورش اور سرمایہ داری کو مٹانیکا انتظام فرمایا اور حضور کی لائی ہوئی تعلیم کا مغز یہ ہے۔ کہ کائنات میں خدا سے بڑھ کر اور کوئی ہستی نہیں۔

(۲) مسٹر علاء الدین صاحب صدیقی۔ ایم۔ اے ایل ایل بی نے فرمایا۔ کہ تمام قوموں کے مصلح خواہ وہ کسی ملک میں کیوں نہ آئے ہوں سب خدا تعالےٰ کی طرف سے اور اس کے برگزیدہ تھے۔ اور آپ کے ذریعہ سب کی صداقت چمکی۔ (۳) سردار امر سنگھ صاحب ایم۔ اے نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے وحدت کا سبق لے کر گورو نانک دیوجی نے بھی وحدت کا گیت الاپا۔ بعض مسلمان بزرگوں کے اقوال ہماری مذہبی کتب میں منقول ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے اور انکو پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوات کا سبق دیکر آقا وغلام۔ اور سرمایہ دار وغیر سرمایہ دار کا امتیاز مٹا کر سب کو ایک صف میں کھڑا کیا۔ اور ایک دسترخوان پر بٹھایا۔ اگر آج آپ دنیا میں تشریف لے آئیں تو امن وامان قائم کر دیں۔ فرمایا۔ اگر اس ہال میں بیٹھے ہوئے تمام مسلمان آپؐ کے حقیقی پیرو بن جائیں۔ تو یہ تمام دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمان وہ مسلمان نہیں رہا۔

(۴) پنڈت دھیراج صاحب نے فرمایا حضور ہماری تعریف کے محتاج نہیں۔ بلکہ ہمارا آپ کی تعریف میں پاک کلمات کہنا اپنے آپ کو پاک اور پوتر کرنے کی غرض سے ہے۔ آپ نے دنیا سے بالکل منقطع ہوکر نہیں بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے خدا کو پالینے کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ اور حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کو بجالانا بھی ضروری قرار دیا۔

(۵) قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا۔ اور حضور کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اور یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہی وہ پاک وجود ہیں۔ جن کے ذریعہ باقی انبیاء کی پاکیزگی اور صداقت ہم پر کھلی ہے۔ اور فرمایا کہ آپ کا لایا ہوا قرآن حقائق سے پر ہے۔ عیسائی مصنفین ہزار کوشش کے باوجود اسمیں تحریف ثابت نہیں کر سکے۔ بلکہ آج تک من وعن بغیر کسی زیروزبر کی تبدیلی کے ویسا ہی موجود ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا

۶۔ بعد میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے موجودہ سیاسی مشکلات سے بچنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان کیا اور حضور کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور کی بعض خوبیوں کا ذکر کیا۔

نصرت آباد فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر سندھ

احمد الدین صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں جلسہ سیرۃ النبی کے موقعہ پر چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور حضور کی ہر امن تعلیم کے متعلق تقاریر کیں۔ ہندو صاحبان حضور کے حالات سن کر بہت متاثر ہوئے۔

بریلی

محمد یونس صاحب سکرٹری مال تحریر فرماتے ہیں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب عبدالرشید صاحب پوسٹ ماسٹر منعقد ہوا۔ مختلف مقررین نے حضور کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی غیر احمدی احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

سکھر

ثناء اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب ماسٹر تارا چند صاحب پریذیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی منعقد ہوا۔ جلسہ میں (۱) صاحب صدر (۲) ڈاکٹر گھمبیر سنگھ صاحب (۳) پنڈت ٹھاکر داس خوشدل صاحب اور دیگر احباب نے حضور کے اسوہ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی غیر مذاہب کے احباب نے اس تحریک کو بہت سراہا اور جماعت احمدیہ کی مساعی متعلقہ قیام امن پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ آخر میں مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ نے ایک مفصل تقریر حضور کے محاسن اور اعلیٰ اخلاق پر فرمائی جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

کیمبل پور

جان محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت جناب چوہدری سلطان احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور ڈاکٹر فیض احمد صاحب اور بابو محمد عالم صاحب نے حضور کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ حاضری گو باوجود کوشش کے امید سے کم تھی تاہم کافی راہگذر سامعین ٹھہر ٹھہر کر تقاریر سنتے رہے۔

نواں شہر

حاجی غلام احمد صاحب کریام سے لکھتے ہیں جلسہ سیرت النبی متعلقہ کمیٹی گھر نواں شہر میں زیر صدارت جناب پریمانند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر منعقد ہوا۔ جلسہ میں احمدی غیر احمدی ہندو سکھ۔ راجپوت سب موجود تھے۔ علاوہ ازیں معززین یعنی ذیلدار نمبردار۔ میونسپل کمشنر۔ پلیڈرز۔ انسپکٹر بنک زمیندارہ اور پنچایت افسر بھی شریک ہوئے۔

بعد تقریر گیان چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے کی۔ آنحضرت کی تعلیم صلح کل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایسے جلسے قوموں میں صلح اور آشتی کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ دوسری تقریر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ قیام امن کے لئے تھیں اور دفاعی رنگ رکھتی تھیں۔ نہ کہ اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کے لئے بعد میں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف مسلمانوں کے پیشوا تھے بلکہ تمام دنیا کے پیشوا تھے۔

پنڈ دادنخان

مختار بیگ صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ شہر کے معززین اور شرفاء دعوتی چٹھیوں کے ذریعہ بلائے گئے تھے غیر احمدی بھی شریک جلسہ ہوئے۔ حافظ ملک محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جس کی غیر احمدی بھی داد دئیے بغیر رہ نہ سکے۔

ملتان

غلام حسن خان صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب ملک محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز۔ صحن مسجد میں منعقد ہوا۔ اور سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر (۱) جناب شیخ محمد عمر۔ اللہ صاحب مقرب (۲) جناب مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل (۳) جناب قریشی عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس اور (۴) جناب شیخ محمود احمد صاحب فاضل نے تقاریر کیں۔ بعد میں صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر سے مستفیض فرمایا۔

مزنگ لاہور

سکرٹری صاحب تبلیغ تحریر فرماتے ہیں ۲۰/ اپریل بروز پیر زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر (۱) چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور (۲) جناب علاؤالدین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور (۳) چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔ اے نے تقاریر کیں۔ بعد میں صدارتی تقریر میں شیخ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ مذہب کا احساس اور اس کی اہمیت دلوں سے اٹھ چکی ہے اور مذہب کی صحیح غرض نہیں۔ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ خدا تعالے کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کیا جائے ہمارا مذہب صرف چند مراسم پر ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ انسان کو با خدا انسان بناتا ہے۔

(ناظم نشر واشاعت قادیان)

انجمن احمدیہ دہلی کے سولہویں سالانہ جلسہ کی کاروائی

اللہ تعالے کے فضل سے انجمن احمدیہ دہلی کا سولہواں سالانہ جلسہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ مرکز کی طرف سے علماء اور گجرات سے جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم شرکت جلسہ کے لئے تشریف لائے تھے۔ پہلے دن شام کو ۵ سے سات بجے تک مہاشہ محمد عمر صاحب نے اسلام کی امتیازی خصوصیات پر تقریر کی۔ شب کے اجلاس میں ½۷ سے ½۹ تک مولوی ابوالعطاء صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد" پر اور ½۹ سے ۱۰ تک گیانی واحد حسین صاحب نے "حضرت باوا نانک کا مذہب" پر تقریریں کیں۔ گیانی صاحب کی تقریر سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ دوسرے دن شام کو ½۴ سے ½۶ تک آریہ سماج کے ساتھ اس موضوع پر مناظرہ ہوا۔ "مکتی محدود ہے یا غیر محدود" آریوں کی طرف سے پنڈت رام چندر صاحب اور ہماری طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب مناظر تھے۔ مناظرہ بفضلہ تعالے نہایت کامیاب ہوا۔ اور سامعین پر ہمارے فاضل مناظر کی تقریروں کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد ½۶ سے ۷ تک گیانی واحد حسین صاحب نے اس عنوان پر کہ "گورو تیغ بہادر صاحب کے قتل کے ذمہ دار کون لوگ تھے" تقریر کی۔ شب کے اجلاس میں "ختم نبوت کے صحیح مفہوم" پر جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی پلیڈر نے ایک مدلل تقریر فرمائی۔ پھر مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل نے "شری کرشن جی مہاراج اور مسئلہ تناسخ" پر تقریر کی اور ثابت کیا کہ سری کرشن جی اس تناسخ کے قائل نہیں تھے جسے ہندو پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے شام کی تقریر کے بقیہ حصہ کو پورا کیا۔ تیسرے دن صبح ۹ سے ۱۱ تک آریہ سماج کے ساتھ قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے پر مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم مناظر تھے۔ آریہ مناظر نے چند بودے اعتراضات کئے۔ جن کی حقیقت کو ملک صاحب نے نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا۔ اسی دن شام کو ۵ سے ۷ تک سناتن دھرم سبھا کے ساتھ سری کرشن جی اور تناسخ کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ ہمارے فاضل مناظر مہاشہ محمد عمر صاحب نے گیتا سے کئی حوالجات پیش کر کے ثابت کیا کہ کرشن جی اس تناسخ کے قائل نہیں تھے جیسے ہندو پیش کرتے ہیں۔ شب کے اجلاس میں موجودہ جنگ اور اسلام پر مولوی ابوالعطاء صاحب نے اور ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔

خاکسار: عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

دواخانہ خدمت خلق کے تریاق اور اکسیریں

رعایت ۲۵ فیصدی — رعایت ۲۵ فیصدی

ہم نے مجلس شوریٰ پر آنے والے دوستوں کیلئے دواخانہ خدمت خلق کی دواؤں کی قیمت میں خاص رعایت کر دی ہے۔ ہماری طرف سے رعایت کا یہ پہلا اشتہار ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ آئندہ کب ہم رعایت کا اعلان کر سکیں۔ پس دوستوں کو بہت جلد اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ رعایت ۲۵؍ اپریل تک جاری رہیگی۔ جو دوست ۲۵؍ اپریل تک دوائیں خرید لیں گے۔ یا جن کے خطوں پر ۲۵؍ اپریل کی مہر ہوگی۔ انہیں ایک روپیہ کی دوا صرف ۱۲؍ میں ملے گی۔ مفردات ادویہ میں بھی ان دنوں ایک روپیہ کا صرف ایک آنہ کمیشن لیا جاویگا۔ ہماری ادویہ میں سے بعض یہ ہیں:—

۱۔ تریاق کبیر یہ تریاق حیرت انگیز اثر دکھاتا ہے۔ اسے جادو کا قطرہ کہنا چاہیئے۔ سر درد ہو یا پیٹ درد ہو یا بچھو بھڑ وغیرہ زہریلا کیڑا کاٹے۔ پس ایک قطرہ (اسکا) کھانا اور لگانا کافی ہوتا ہے۔ فوراً درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ زہریلے جانور کا زہر اثر نہیں کرتا۔ اور سوجن نہیں ہوتی۔ دست ہوں تو دو قطرے پانی میں پی لیجیئے پس فوراً آرام ہوگا۔ متلی ہو۔ بخار ہو۔ اسکے پینے سے فوراً تسکین ہوگی۔ پیاس ہو۔ تو اس کے دو قطرے پی لینے سے اس کی شدت ٹوٹ جاویگی غرض یہ دوا گھر کا ڈاکٹر ہے۔ قریباً ہر مرض میں مفید ہے۔ قیمت اصلی بڑی شیشی اڑھائی روپیہ ؏؏ درمیانی ؏؏ چھوٹی ؏ رعایتی قیمت ؏؏ - ۱۵؍ - ۶؍

۲۔ معجون فوفل یہ دوا سیلان الرحم کا خدا تعالیٰ کے فضل سے یقینی علاج ہے متواتر تجربہ میں آچکی ہے۔ اور بہت سے معزز گھرانوں میں مستعمل ہے۔ چند دن کی خوراک سے فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یوں بھی عورت کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے سیلان الرحم سے اٹھرا بھی پیدا ہوتا ہے پس جن اٹھرا والی عورتوں کو سیلان کی تکلیف ہو۔ انہیں یہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ سیلان سے عورت کی صحت کے علاوہ بچوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ پس بچوں کی صحت کی خاطر دودھ پلانے والی عورتوں کو اس کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۳؍ پندرہ دن کے استعمال کیلئے ۱۰ تولہ قیمت ؏؏ رعایتی قیمت ؏؏

۳۔ اکسیر شباب یہ دوا کھوئی ہوئی طاقتوں کیلئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ اسمیں کشتہ طلاء کشتہ نقرہ کشتہ فولاد اور بہت سی دیگر مقوی ادویہ ہیں۔ یہ دوا اپنی نظیر آپ ہے اور اس قسم کی دواؤں میں سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت تیس خوراک جو پندرہ دن کیلئے کافی ہے۔ پانچ روپے ؏؏ رعایتی ؏؏ ۔ یہ دوا عورتوں کے ضعف اور کمزوری کے دور کرنے کیلئے بھی مفید ہے۔

۴۔ حبوب جوانی بعض دفعہ مردانہ ضعف کا سبب جوہر حیات کی کمی ہوتا ہے۔ یہ دوا انسانی جوہر کو پھر سے پیدا کرنے اور بڑھانے میں بے حد مفید ہے۔ جب جوہر حیات کم ہو جائے تو مقوی ادویہ کا استعمال فائدہ کی بجائے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اسکے چند روزہ استعمال سے جوہر حیات بڑھ جاتا ہے پس اکسیر شباب کے ساتھ یا علیحدہ اگر اس دوا کا استعمال کیا جاوے۔ تو جن لوگوں کو ضعف اور کمزوری کی شکایت ہو۔ ان کو بہت فائدہ ہوگا۔ جو قیمتی سے قیمتی دواؤں سے بھی نہ پہنچا ہوگا۔ قیمت پچاس گولی تین روپے ؏ رعایتی قیمت ؏؏ سوا دو روپے

۵۔ حبوب مروارید عنبری ایک پرانے مشہور زمانہ کے طبیب کا نسخہ ہے۔ تمام مشہور مطبوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہم نے اسمیں تبدیلی کر کے اور بھی مفید بنا دیا ہے۔ یہ دل۔ جگر معدہ کو تقویت دینے میں بے نظیر ہے۔ دل دھڑکتا ہو۔ خفقان ہو۔ خون میں کمی ہو۔ دوران سر ہو۔ کام سے تھکان ہو جاتی ہو۔ طبیعت نڈھال رہتی ہو۔ تو اس کا استعمال کر کے ضرور دیکھیں۔ قیمت اسی گولی چار روپے ؏؏ رعایتی تین روپے ؏

۶۔ معجون مقوی یہ معجون حرارت غریزی کے بڑھانے میں اور مایوس لوگوں کی کمزوری کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے۔ گرمی میں شربت صندل کے ساتھ اسکا استعمال کرنا چاہیئے۔ سردی کے موسم میں کسی بدرقہ کی ضرورت نہیں قیمت اصلی فی تولہ ؏ رعایتی فی تولہ ۳؍

۷۔ زوجام عشق اس دوا کی تعریف فضول ہے۔ مشہور دوا ہے۔ ہم نے خاص مفردات سے اسکو تیار کیا ہے۔ اس وجہ سے ہم دوسرے دکانداروں کے برابر قیمت پر فروخت کرنے سے معذور ہیں۔ ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ جو لوگ اس دوا کو ارزاں فروخت کرتے ہیں وہ اصلی اجزاء کی لاگت سے بھی کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ وہ یا تو ناقص دوائیں ڈالتے ہیں۔ یا پھر قیمتی دوائیں ڈالتے ہی نہیں۔ قیمت ۶۰ گولی قسم اول چھ روپے ؏ رعایتی قیمت ؏؏ چار روپے آٹھ آنے قسم دوئم جو دوسرے دوکانداروں کے مقابل پر تیار کی گئی ہے۔ دوائیں سب صحیح ہیں۔ گو اعلیٰ درجہ کی نہیں۔ قیمت ۶۰ گولی چار روپے ؏؏ رعایتی قیمت ؏ تین روپے۔

۸۔ حبوب قبض کشا ان گولیوں کے کھانے سے ایک دو اجابتیں بغیر تکلیف کے اچھی طرح آجاتی ہیں قیمت فی درجن ۲؍ رعایتی قیمت فی درجن ۱؍

۹۔ معجون سپاری پاک جن عورتوں کو ماہواری خون کثرت سے آتا ہو۔ انکے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے یہ مرض عورت کو بے اولاد بنا دیتی ہے۔ اور صحت کو برباد کر دیتی ہے اس لئے فوراً اسکا علاج کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ؍ قیمت پندرہ تولہ (ایک ماہ کی خوراک) ۱۵؍ رعایتی ۱۰؍

۱۰۔ سفوف ذیابیطس ذیابیطس سخت تکلیف دہ مرض ہے۔ مریض دن بدن گھلتا جاتا ہے بعض لوگ اسکا علاج صرف پیشاب کو کم کر کے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بے فائدہ ہی نہیں۔ بلکہ مضر بھی ہے۔ یہ مرض گردوں اور اعصاب کی بیماریوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور خون سے اسکا تعلق ہے۔ پس جبتک گردہ معدہ اور جگر کو تقویت نہ دی جاوے اور خون سے تیزاب اور شکر کو دور نہ کیا جاوے۔ الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اس دوا میں ان سب باتوں کا علاج مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور خون کی تیزابیت کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶؍ نسبت پندرہ تولہ ؏؏۔ رعایتی ۴؍ پندرہ تولہ ؏؏ چار روپے ساڑھے تین آنہ

۱۱۔ سرمہ ممیرا خاص یہ سرمہ ہمارے دواخانہ کی خاص دوا ہے۔ بہت سے سرٹیفکیٹ آچکے ہیں۔ بہت سے لوگوں کی آنکھوں کو اس سے حیرت انگیز فائدہ ہوا ہے۔ ککروں۔ پڑوال۔ سرخی۔ دھند۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ وغیرہ سب امراض کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے ؏ چھ ماشہ ؏ تین ماشہ ۱۰؍ رعایتی قیمت ؏ - ۱۲؍ - ۷؍

۱۲۔ سرمہ اکسیر چشم سونے چاندی۔ موتی۔ ممیرا اور اور بہت سی مفید ادویہ سے تیار کردہ ہے۔ ککروں۔ پڑوال۔ دھند۔ کمزوری نظر کے لئے مفید ہے سرمہ ممیرا خاص سے زیادہ تیز ہے۔ جس کے ککرے زیادہ سخت ہوں یا مرض دیرینہ ہو۔ ان کیلئے یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ؏ چھ ماشہ ؏ تین ماشہ ۱۲؍ رعایتی قیمت ؏ - ۱۵؍ - ۱۱؍

۱۳۔ حب جند یہ دوا ہسٹیریا۔ جنون۔ اعصابی خرابی کے لئے اکسیر ہے۔ جن عورتوں کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہوں۔ اور بے ہوش ہو جاتی ہوں۔ بیہودہ باتیں کرنے لگتی ہوں۔ دل گھبراتا ہو یا مایوسی طاری رہتی ہو۔ یا جن مردوں کو ضعف دل کی تکلیف یا گھبراہٹ یا کام سے نفرت یا رونے ہنسنے یا بولنے یا خاموش رہنے کی خواہش زبردست ہو۔ ان کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔ قیمت یکصد گولی ۱۵؍ پندرہ روپے رعایتی ۱۱؍ گیارہ روپے چار آنے

المشتہر:— منیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

بقیہ صفحہ ۲

کے انتخاب کے وقت قابل اور صاحب الرائے اصحاب کا خیال رکھنا ضروری ہے اسی طرح سب کمیٹیوں کے ممبران کا انتخاب کرتے وقت بھی خاص خیال رکھنا چاہئیے اس کے بعد حضور نے ایجنڈا کی تجاویز پر غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے حسب ذیل سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔

نظارت امور عامہ و خارجہ سے متعلقہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے ۱۵ ممبران کی سب کمیٹی منظور فرمائی۔ صدر جناب پیر اکبر علی صاحب کو اور سکرٹری حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔ دوسری سب کمیٹی حضور نے نظارت بیت المال اور نظارت بہشتی مقبرہ کی تجاویز کے متعلق ۲۲ ممبروں پر مشتمل منظور فرمائی۔ صدر خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سب جج اور سکرٹری جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ تیسری سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ۱۵ ممبروں پر مشتمل منظور فرمائی۔ صدر جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کو اور سکرٹری حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد قریباً ۱/۲ ۴ بجے شام اجلاس ختم ہوا۔ تاکہ سب کمیٹیاں اپنے اپنے اجلاس منعقد کر کے متعلقہ تجاویز کے متعلق رپورٹ کر سکیں۔ حضور کے ارشاد پر مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس ختم ہونے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ہی دارالانوار کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں حضور بھی تشریف فرما رہے۔ آج کے اجلاس میں شریک ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۳۲۰ ہے علاوہ ازیں ۰۵ مہمان بھی شریک ہوئے۔ تمام حاضرین تک آواز پہنچانے کے لئے آلہ نشر الصوت کا انتظام تھا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں بڑی تیزی سے یونان اور یوگوسلاویہ میں بڑھ رہی ہیں۔ مشرقی مقدونیہ و وسطی یونان میں بہت سی یونانی رجمنٹوں نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور بیس ہزار یونانی سپاہی قید کر لئے ہیں ایک سو توپیں۔ بہت سی مشین گنیں اور سامان جنگ جرمنوں کے قبضہ میں آیا ہے۔ اطالوی فوجیں بھی جرمن فوجوں سے ملنے کے لئے بڑھ رہی ہیں۔ برطانی فوجوں کے ساتھ تاحال مڈبھیڑ نہیں ہوئی۔ مشرقی مقدونیہ میں یونانی فوج کے کئی ڈویژن گھر گئے ہیں۔ یوگوسلاویہ کو بھی دو حصوں میں کاٹ دیا گیا ہے۔ اور یوگوسلاوی فوجوں کے گھر جانے کا خطرہ ہے۔ جرمن فوجیں یونانی فوجوں کو دو حصوں میں کاٹتی ہوئی البانیہ میں داخل ہو رہی ہیں۔

قاہرہ ۱۰ اپریل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانی افواج بن غازی کے مشرق میں ایک موزوں جگہ جمع ہو رہی ہیں۔ تین سرکردہ جرنیل یعنی لفٹیننٹ جنرل سینی لفٹیننٹ جنرل سر رچرڈ اور میجر جنرل ایم ڈی گیمبیر پیری لاپتہ ہیں غالباً وہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ بعض سپاہی بھی قید ہو گئے ہیں۔ جن کی تعداد جرمن ۲ ہزار بیان کرتے ہیں۔ جنرل سر رچرڈ جنرل ویول کے دست راست تھے۔

انقرہ ۱۰ اپریل۔ بحیرہ ایجین کا مشرقی حصہ جو ترکی کے ساحل کے ساتھ ہے ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا ہے خیال ہے کہ روس رومانیہ کے علاقہ ڈبروجا پر قبضہ کر لے گا۔

لنڈن ۱۰ اپریل ساڑھے تین ہزار جرمن ہوائی جہاز یوگوسلاویہ اور یونان پر حملے کر رہے ہیں۔ یوگوسلاوی گورنمنٹ نے تمام دنیا سے اپیل کی ہے کہ بلگریڈ کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ شاہی محل بھی کامل طور پر برباد ہو چکا ہے۔ غیر ملکی سفیروں کی مداخلت سے اب جرمنی نے وعدہ کیا ہے کہ بلگریڈ پر مزید حملے نہیں کئے جائیں گے

مدراس ۱۰ اپریل مسٹر جناح مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کے لئے آتے ہوئے بمبئی میل میں اپنی سیٹ سے گاڑی کے فرش پر غش کھا کر گر پڑے ڈاکٹروں نے آپ کو مکمل آرام کا مشورہ دیا۔

دمشق ۱۰ اپریل۔ عراق میں فوجی وزارت مکمل ہو گئی ہے اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریجنٹ فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہا ہے۔ آئین معطل کر دیا گیا ہے اور ریجنٹ کو موقوف کر کے نئی ریجنسی کونسل بنائی جا رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ امریکن ڈچ سفیر نے امریکن گورنمنٹ سے ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کے رو سے گرین لینڈ کو عملی طور پر امریکہ کی حفاظت میں دیدیا گیا ہے اب امریکہ وہاں ہوائی اڈے قائم کریگا۔

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ گورنر بنگال نے ڈھاکہ کے میونسپل رقبہ کو خطرناک قرار دے کر وہاں تعزیری پولیس تین ماہ کے لئے بٹھائی جانے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے اخراجات اہل شہر ادا کریں گے

میڈرڈ ۱۰ اپریل آج یہاں برطانیہ اور سپین کے مابین ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے رو سے برطانیہ سپین کو ۷۵ لاکھ پونڈ قرض دیگا

لنڈن ۱۰ اپریل۔ فرانس اور جرمنی میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے رو سے وہ تمام یہودی اور سیاسی لیڈر جو جرمنی سے بھاگ کر فرانس آ گئے تھے جرمنی کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ ہنگرین افواج یوگوسلاویہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یوگوسلاویہ میں ہنگرین باشندوں کی حفاظت کی جا سکے جرمنی نے کروشیا میں کٹھ پتلی حکومت قائم کر لی ہے۔ جسے ہنگری نے مان لیا ہے معلوم ہوتا ہے جرمنی نے یوگوسلاویہ کے حصے بخرے کرنے کی جو سکیم بنا رکھی ہے ہنگری اسمیں شامل ہے وہ کروشیا کی کٹھ پتلی حکومت سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ اطالوی فوجوں نے جرمن فوجوں سے آ ملنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ یوگوسلاویہ کی فوجیں ان محفوظ مورچوں کی طرف ہٹ آئی ہیں۔ جو پہلے ہی اس غرض سے تجویز کر لئے گئے تھے۔ یونان میں بلغاریہ کی سرحد پر جو یونانی فوجیں گھر گئی تھیں۔ وہ ابھی تک مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ رائل ایر فورس نے کل رات جرمنی میں دوہر کے صنعتی علاقہ پر زناٹے کے حملے کئے اور شدید نقصان پہنچایا۔ بدھ کی رات کو برلین پر جو حملے ہوئے تھے اس سے بڑا ریلوے سٹیشن بالکل جل گیا۔ اور دو تین ہزار کے قریب آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۱ اپریل گذشتہ شب انگلستان پر حملہ سخت تھا۔ زور برمنگھم اور کاونٹری پر رہا جس سے نقصان کافی ہوا۔ مشرقی مڈلینڈ اور جنوب مشرقی کنارے پر بھی حملے ہوئے۔ اور وہاں بھی کافی نقصان ہوا۔

دہلی ۱۱ اپریل وائسرائے ہند نے جنرل ویول کو تار دیا ہے کہ مصوع کی تسخیر پر ہندوستان کی فوجوں کو میری طرف سے مبارکباد پہنچا دیں۔

ٹوکیو ۱۱ اپریل جاپان کے نائب وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ میں یہ نہیں مانتا کہ پیسفک میں لڑائی ہو کر رہے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی